ہفت روزہ دی انڈین مسلم ٹائمز

Rs.2/-

بمبئی و اطراف کے مسلمانوں کی دینی و مذہبی سرگرمیوں کے ساتھ مختلف اسلامی معلومات سے بھرپور اہل سنت کی نمائندگی کرنے والا اپنی نوعیت کا واحد اخبار

جلد ۲۸ ☆ شمارہ ۱ ☆ ۲۶/جون تا ۲/جولائی ۲۰۲۳ء بمطابق ۷/ذی القعدہ تا ۱۳/ذی الحجہ ۱۴۴۴ھ

کلام اللہ جل جلالہ

یہ اللہ کی حدیں ہیں اور جو حکم مانے اللہ اور اللہ کے رسول کا اللہ اسے باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں رواں ہمیشہ ان میں رہیں گے، اور یہی ہے بڑی کامیابی، اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے اور اس کی کل حدوں سے بڑھ جائے اللہ اسے آگ میں داخل کرے گا جس میں ہمیشہ رہے گا اور اس کے لئے خواری کا عذاب ہے

(سورۂ نساء: آیت نمبر ۱۳ - ۱۴)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

امام الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''جس نے بیٹیوں کی پرورش کی وجہ سے خود کو معمولی سی بھی تکلیف میں ڈالا تو بچیاں اس کے لئے دوزخ سے بچاؤ کے لئے آڑ بن جائیں گی

(بخاری شریف)

ہر ہندوستانی سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے آستانے سے دلی لگاؤ رکھتا ہے: علمائے اہلسنت لکھنؤ

''اجمیر ۹۲'' فلم کے خلاف رضا اکیڈمی کی مہم میں لکھنؤ کے علمائے اہلسنت نے اپنی حمایت کا ہاتھ بڑھایا

لکھنؤ: ۱۵/ جون ۲۰۲۳ء اتر پردیش کی راجدھانی لکھنؤ دارالعلوم حنفیہ چشتیہ عزیزیہ میں محافظ ناموس رسالت اسیر مفتیٔ اعظم الحاج محمد سعید نوری بانی و سربراہ رضا اکیڈمی و نائب صدر آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء کی آمد اس موقع پر شہر کے بزرگ عالم دین مولانا قاری محمد احمد بقائی نے اپنے رفقاء کے ساتھ نوری صاحب کا شاندار استقبال کیا اور کہا کہ کچھ شر پسند عناصر حکومت کی خاموشی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ملک کے امن وشانتی کے ساتھ گھناؤنا کھیل کھیل رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے نفرت کا بازار گرم ہے ظاہر سی بات ہے کہ جب حکومت ان شر پسندوں کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کر رہی ہے تو ان کا حوصلہ مزید بڑھتا ہی جائے گا جبکہ رضا اکیڈمی نے امن شانتی اور بھائی چارہ کو نقصان پہونچانے والوں کے خلاف تحریک چھیڑ رکھی ہے ایسے ہر امن پسند شہری کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ وطن عزیز میں امن و امان کو برقرار رکھنے کے لئے رضا اکیڈمی کے ساتھ ہر اس شخص کا ساتھ دے جو امن کا خواہاں ہے واضح رہے کہ رضا اکیڈمی کے سربراہ الحاج محمد سعید نوری آج بریلی شریف سے لکھنؤ پہونچے مدرسہ حنفیہ چشتیہ عزیز نگر جہاں پر پہلے ہی سے علمائے کرام کی ایک کثیر تعداد موجود تھی نوری صاحب نے سب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ لکھنؤ میں ہمارے آنے کے مقصد سے آپ بخوبی واقف ہوں گے علمائے کرام نے ہاں میں جواب دیا تب نوری صاحب نے ان سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ملک میں تخریبی ذہن وفکر کے لوگ فلم ''اجمیر ۹۲'' کے ذریعہ سرکار غریب نواز قدس سرہ کی حرمت کو پامال کرنے کی ناپاک سازش اور سلسلہ چشتیہ کو بدنام کرنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں جسے ہرگز برداشت نہیں کیا جا سکتا ہندوستان کے جملہ مذاہب کے لوگوں کی خواجہ غریب نواز سے عقیدت جڑی ہوئی ہے یہ بھی یاد رہے کہ لکھنؤ شہر کے سرکردہ معمر عالم مولانا قاری محمد احمد بقائی کی سرپرستی میں علمائے اہلسنت کا غریب نواز کنونشن کا انعقاد ہوا۔ جس میں الحاج محمد سعید نوری کو علمائے اہلسنت لکھنؤ نے یقین دلایا کہ تمام علمائے اہلسنت آپ کے شانہ بشانہ کھڑے ہوئے ہیں اور کھلے لفظوں میں اس متنازعہ فلم کی سخت لفظوں میں مذمت کی فلم ''اجمیر ۹۲'' پر فوراً پابندی لگانے کی مانگ کی مولانا عبد الحسیب خان مصباحی نے کہا کہ اگر حکومت نے اس نازیبا حرکت پر توجہ نہ دی تو غریب نواز کے چاہنے والے کروڑوں ہندو مسلمان اُٹھ کھڑے ہونگے اور پورے بھارت میں غریب نواز کے گستاخی کے خلاف احتجاج شروع ہو جائے گا مولانا قاری محمد منظور بقائی اور لکھنؤ شہر کے موجود تمام علمائے کرام مدرسہ حنفیہ چشتیہ کے مدرسین وطلبہ نے سماج میں نفرت پھیلانے والے فلم ''اجمیر ۹۲'' کو مسترد کرتے ہوئے اس پر پابندی لگانے کی مانگ کی اس موقع پر مولانا عباس رضوی مبلغ تحریک درود وسلام، مولانا اصغر الزماں، مولانا عبد الجبار حشمتی، مولانا معصوم رضا نوری، مولانا عقیل الرحمن، مولانا نیاز احمد قادری، اسرار احمد وارثی، مولانا آصف رضا، مولانا محمد شاداب رضا اور دیگر علماء کی موجودگی میں مولانا محمد اعظم نے کہا کہ لکھنؤ کی تمام تنظیمیں اور ادارے رضا اکیڈمی کے ساتھ ہیں اگر اس نفرتی فکر کے لوگوں پر کاروائی نہ کی گئی تو زبردست احتجاجی تحریک چلائی جائے گی۔

☆☆☆☆☆

دہلی وقف بورڈ سے منسلک اماموں اور مؤذن حضرات کی تنخواہیں فوراً ادا کی جائے

رضا اکیڈمی دہلی وقف بورڈ کے چیئرمین جناب امانت اللہ خان دہلی وقف بورڈ سے منسلک اماموں اور مؤذن حضرات کی طرف توجہ دیں۔ الحاج محمد سعید نوری

دھلی: ۲۱/جون رضا اکیڈمی کے سربراہ محافظ ناموس رسالت اسیر مفتیٔ اعظم الحاج محمد سعید نوری نائب صدر آل انڈیا سنی جمیعۃ العلماء نے ایک پریس اعلامیہ جاری کرتے ہوئے کہا کہ یہ جان کر بڑا افسوس ہوا کہ دھلی وقف بورڈ سے منسلک اماموں اور مؤذن حضرات کی 14 ماہ سے تنخواہیں نہیں ملی ہیں یہ بڑے دکھ کی بات ہے جو لوگ اللہ کے گھر کی خدمت میں لگے ہوئے ہیں ان اماموں اور مؤذنوں کی تنخواہوں کو روکنا یہ سراسر انسانیت کے خلاف ہے دھلی وقف بورڈ کے چیئرمین جناب امانت اللہ خان صاحب سے ہمارا پرزور مطالبہ ہے کہ وہ جن اماموں اور مؤذن حضرات کی تنخواہیں دھلی وقف بورڈ نے روک رکھی ہے اسے فوری طور پر ادا کرنے کی کوشش کریں واضح رہے کہ اس سے پہلے کبھی یہ سننے میں نہیں آیا کہ اماموں نے اپنی تنخواہوں کولیکر احتجاج کیا ہو اس سے پتہ چلتا ہے کہ دھلی وقف بورڈ سے منسلک اماموں اور مؤذن حضرات بہت ہی کسمپرسی کی حالت ہیں تبھی انہوں نے دھلی وقف بورڈ کے دفتر کے سامنے چٹائی بچھا کر دھرنے پر بیٹھنے پر مجبور ہوئے نوری صاحب نے مزید کہا کہ ہم دھلی وقف بورڈ کے چیئرمین جناب امانت اللہ خان صاحب کے ساتھ ساتھ کیجریوال حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ فوری ایکشن میں آکر ان اماموں اور مؤذن حضرات کی تنخواہیں انہیں ادا کرے اخباری رپورٹ کے مطابق یہ بات نظروں سے گزری کہ جو امام اور مؤذن دھرنے پر بیٹھے ہوئے ہیں وہ صرف اپنی تنخواہوں کولیکر بیٹھے ہوئے ہیں ان میں سے اکثر لوگوں سے قرض لے لیکر مقروض ہو چکے ہیں ان سے قرض دینے والے اپنے پیسوں کا مطالبہ کر رہے ہیں ان کی حالت دگرگوں ہے رضا اکیڈمی کے سربراہ نے کہا کہ ہم دھلی وقف بورڈ سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اپنے ماتحت آنے والے اماموں اور مؤذن حضرات کی تنخواہیں فوراً ادا کرے

کعبۂ معظمہ کی تاریخ کا اجمالی جائزہ

از: مفتی محمد مجیب اشرف

کعبۂ معظمہ کو بیت اللہ شریف بھی کہتے ہیں اور یہی دُنیا میں سب سے پہلا وہ مکان ہے جو خاص اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے بنایا گیا۔ قرآن شریف میں ہے: اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِیْنَ (سورۃ آل عمران: ۹۶) ''سب سے پہلا گھر جو لوگوں کے لیے بنایا گیا وہی ہے جو مکہ میں ہے۔''

کعبۂ معظّمہ کا وجود سب سے پہلے سیدنا آدم علیہ الصلوٰۃ و السلام کے زمانہ میں ہوا۔ حضرت شیخ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے 'مدارج النبوت' میں نقل فرمایا ہے۔ جب حضرت آدم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا کہ اے اللہ! میں اپنی سعادت کو جانتا ہوں اور تیرا ایسا نور دیکھتا ہوں جس میں تیری عبادت کرنا چاہتا ہوں، تو خدائے قدوس کے حکم سے مکۂ معظّمہ میں اسی جگہ جہاں آج کعبہ ہے۔ ایک عبادت گاہ اُتاری گئی جو ساتویں آسمان کے بیت المعمور کے بالمقابل تھی، یہ بیت المعمور فرشتوں کا کعبہ ہے۔ یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کے لیے یہ مکان بہشت سے بھیجا گیا تھا جو یاقوت کا تھا اور اس کے دو دروازے مشرق و مغرب میں تھے جو زمرد کے بنے ہوئے تھے، اس عبادت گاہ سے حضرت آدم علیہ السلام کا رنج وغم دور ہوا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے چالیس حج پاپیادہ کیے۔ یہ کعبہ حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ تک ایسا ہی رہا اور یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ حضرت شیث علیہ السلام نے اسے پھر سے تعمیر فرمایا تھا۔ جب طوفانِ حضرت نوح علیہ السلام آیا تو یہ عبادت گاہ آسمان پر اُٹھا لی گئی اور بنیادیں ہموار ہو گئیں اور سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ تک ایسی ہی رہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے چہیتے فرزند ارجمند حضرت اسمٰعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کو زمانۂ شیر خوارگی میں ہی آپ کی والدہ ماجدہ حضرت ہاجرہ (رضی اللہ عنہا) سمیت اسی مقام پر چھوڑ کر واپس ہو گئے تھے جہاں آج کعبہ ہے۔ اسی کو تلِ سرخ بھی کہتے ہیں۔ جب سیدنا اسمٰعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کچھ بڑے ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کعبہ شریف کی تعمیر کا حکم فرمایا۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کعبۂ معظّمہ کی تعمیر اسی جگہ شروع فرمائی جہاں حضرت آدم علیہ السلام کی عبادت گاہ تھی اور آج تک اسی جگہ قائم ہے۔ حضرت سیدنا ابراہیم اور حضرت سیدنا اسمٰعیل علیہما الصلوٰۃ والسلام دونوں نبیوں نے اپنے ہاتھوں سے کعبۂ معظّمہ کی تعمیر فرمائی۔ حضرت اسمٰعیل خود اپنی گردنِ مبارک پر پتھر لاتے تھے۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نقل کیا گیا ہے کہ جو پتھر کعبۂ معظّمہ کی تعمیر میں کام آئے وہ کوہِ حرا، کوہِ شبیر، لبنان، طور اور جودی کے تھے اور یہ بھی منقول ہے کہ یہ پتھر فرشتے تراشتے تھے۔

حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد عمالقہ اور ان کے بعد جرہم نے پھر کعبہ کی تعمیر کی، ان کے بعد قریش نے کعبۂ معظّمہ کی تعمیر کی۔ جس وقت کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عمر شریف پینتیس سال کی تھی؛ صورت یوں ہوئی کہ سیلاب کی وجہ سے کعبۂ معظّمہ منہدم ہو گیا تھا۔ قریشِ مکہ نے تعمیر کا بیڑہ اُٹھایا، خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تعمیر اور پتھر لانے میں شریک تھے۔ جب تعمیر مکمل ہوگئی تو حجر اسود کے نصب کرنے پر قبائل میں جھگڑا ہو گیا۔ ہر قبیلہ یہ کہتا تھا کہ

جب تک میرے قبیلے کا ایک ایک فرد قتل نہیں ہو جائے گا میں دوسرے کو حجر اسود نصب نہیں کرنے دوں گا۔ آخر اس پر فیصلہ ہوا کہ جو کوئی (صبح) مسجد حرام کے دروازے سے پہلے آئے اسی کے فیصلہ کو سب تسلیم کر لیں گے۔ اتفاق کہ سب سے پہلے تشریف لانے والوں میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تھے، تمام لوگ خوش ہو گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ سلم نے اپنی چادرِ مبارک بچھا کر حجر اسود اس میں رکھا اور خاص قبیلوں کے خاص افراد سے چادر پکڑنے کے لیے فرمایا، اس طرح یہ حجر اسود کعبۂ معظّمہ کی مشرقی جنوبی گوشہ تک لایا گیا، پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے دستِ اقدس سے کعبہ میں نصب فرمادیا۔ اس کے بعد اس زمانہ میں جب کہ کربلا میں حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت ہوئی، ان ہی ایام میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پھر کعبۂ معظّمہ کی تعمیر کی۔ اس زمانہ میں آپ کی حکومت مکۂ معظّمہ میں تھی۔ اس کے بعد جب ان ہی حضرت عبداللہ ابن زبیر پر ظالم حجاج بن یوسف نے عبدالملک کے حکم سے حملہ کیا، کعبۂ معظّمہ میں بھی مسلمانوں کا خون بہایا گیا۔ بے حرمتی کی گئی۔ اس واقعہ کے درمیان حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب کہ آپ حجاج کی طرف سے پھینکے ہوئے منجنیق کے پتھر سے زخمی ہو کر بے ہوش ہو گئے تھے۔ آپ کا سرِ مبارک وہیں کعبہ میں کاٹا گیا اور آپ کے جسم کو سولی دی گئی۔ پھر حجاج نے کعبۂ معظّمہ کو منہدم کر کے پھر سے تعمیر کی جو آج تک قائم ہے۔

(منجانب: نوری مشن مالیگاؤں)

ہفت روزہ
دی انڈین
مسلم ٹائمز ممبئی

اداریہ

نماز سائنس کی دنیا میں

ہمارا دین اسلام نماز کو بہت زیادہ اہمیت دیتا ہے کیونکہ نماز اسلام کا دوسرا رکن ہے۔ دین اسلام کی عمارت جن پانچ ستونوں پر قائم ہے نماز ان میں شامل ہے۔ اسی وجہ سے ہر مسلمان پر دن میں پانچ نمازیں فرض ہیں۔ جس کا بے حد ثواب اور اجر ہے۔ اس سے بڑھ کر تو کوئی فائدہ نہیں ہوسکتا لیکن میں نماز کے چند سائنسی فوائد تحریر کرنے جا رہا ہوں جو ہر انسان کے لیے فائدے مند ہیں۔

ہر نماز سے پہلے وضو کرنا لازمی ہے۔ وضو سے پہلے مسواک کرنے سے بہت ثواب ملتا ہے اور مسواک کرنا حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ہے۔ سائنس بھی اس بات کو تسلیم کرتی ہے کہ اگر دن میں پانچ بار دانت صاف کیے جائیں تو انسان کی صحت پر بہت اچھا اثر پڑتا ہے۔ مسواک عام طور پر نیم کے درخت کی کی جاتی ہے سائنسی تحقیق سے معلوم ہوتا ہے کہ نیم دانتوں کے لیے بے حد مفید ہے۔ اس لیے آج کل ٹوتھ پیسٹوں میں بھی نیم کے درخت کے اجزاء استعمال کیے جاتے ہیں۔ جرمنی کے ایک ماہر سائنسی تحقیق نے ثابت کیا کہ دن میں تین، چار بار گردن کی رگوں کو گیلا کرنے سے انسان پاگل نہیں ہوتا۔ اب ہم مسلمانوں کو وضو کے دوران مسح کرتے ہوئے گردن کی رگوں کو گیلا کرنے کا موقع ملتا ہے۔ اسلام نے انسان کی صحت کے لئے اسے وضو کی شکل میں مفید علاج سے روشناس کرایا۔

اسلام نے نماز پڑھنے کیلئے مسجد جانے کو ترجیح دی ہے۔ پانچ نمازوں میں سے ایک نماز فجر ہے جو ہم کو صبح سویرے ادا کرنی ہوتی ہے اور اگر آدمی صبح سویرے نماز پڑھنے پیدل مسجد جائے تو اچھی خاصی صبح کی سیر ہوجاتی ہے۔ صبح کی سیر کی تو ہمارے محلے کے ڈاکٹر سے لے کر بڑے بڑے ڈاکٹر اور سائنسدان اہمیت اور افادیت بیان کرتے ہیں۔ صبح کی سیر انسانی صحت پر خوشگوار اثرات مرتب کرتی ہے۔ نماز کے دوران کم سے کم خیالات دماغ میں لانے کی کوشش کرنے کو کہا گیا ہے جس سے انسان کے دماغ کو سکون میسر آتا ہے ورنہ انسانی دماغ مسلسل طرح طرح کی سوچوں اور خیالات میں ڈوبا رہتا ہے جس سے انسان پریشانی کا شکار رہتے ہیں اس طرح اب نماز کے دوران دماغ کو آرام میسر آتا ہے۔ اس طرح نماز پڑھنے کے دوران انسان کی مکمل جسمانی ورزش ہوجاتی ہے۔ نماز شروع کرنے کے لیے ہاتھ اٹھانے سے لے کر سلام پھیرنے تک جسم کے ہر حصہ کی علیحدہ علیحدہ ورزش ہوجاتی ہے۔ ورزش بھی ہر انسان کے لیے بہت ضروری ہے جس سے انسان تندرست اور چست رہتا ہے۔

آج دنیا بھر میں دل کی بیماریوں میں بے حد اضافہ ہو رہا ہے۔ دل کی بیماریوں کی ایک اہم اور بنیادی وجہ کولیسٹرول ہوتی ہے۔ کولیسٹرول ایک قسم کی چربی ہی ہوتی ہے جو دل کی شریانوں کے اندر جمع ہو کر خون کی گردش میں رکاوٹ بن جاتی ہے جس سے خون کی گردش کم ہوجاتی ہے۔ بعض اوقات تو خون کی گردش روک جاتی ہے جس سے انسان کو ہارٹ اٹیک ہوجاتا ہے۔ کھانا کھانے کے بعد جسم میں کولیسٹرول کا لیول بڑھ جاتا ہے اور اس کو کم کرنے کا واحد طریقہ اس کو جمنے سے پہلے تحلیل کردیا جائے۔

آپ اللہ تعالیٰ کی شان دیکھیں کہ کھانے کے حساب سے نماز کی رکعتوں کی تعداد کا تعین کیا ہے۔ فجر، عصر اور مغرب کی نماز سے پہلے خالی پیٹ ہوتا ہے جس سے خون میں کولیسٹرول کم ہوتا ہے اس لیے نماز کی رکعت بھی کم ہیں جبکہ ظہر اور عشاء کی رکعتیں زیادہ رکھی گئی ہیں کیونکہ ان اوقات میں کھانے کی وجہ سے کولیسٹرول لیول بڑھا ہوا ہوتا ہے۔ نماز کا عمل کولیسٹرول کو تحلیل ہونے میں کافی مدد دیتا ہے۔

مندرجہ بالا مثالوں سے میں نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ نماز ایک بہترین ورزش اور عبادت ہے جس کو ہماری جدید سائنس بھرپور انداز میں تسلیم کر رہی ہے۔ نماز اور نماز سے پہلے وضو کا مناسب اہتمام کرنے سے انسانی جسم اور ذہنی صحت اچھی رہتی ہے جو ہم سب کے لیے مفید ہونے کے ساتھ ساتھ ضروری بھی ہے۔ اس لیے ہمیں چاہیے کے نماز کو ادا کریں جس سے ہماری آخرت تو بہتر ہوگی ہی مگر اس کے ساتھ ساتھ دنیاوی فوائد بھی حاصل ہونگے یعنی ہم ایک صحت مند زندگی بھی گزار سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اور مجھے نماز پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

قربانی کس پر واجب ہے؟
قربانی ہر اس مسلمان مرد یا عورت پر واجب ہے جو ان دو شرطوں پر پورا اترتا ہو:
1. عاقل، بالغ، آزاد اور مقیم (یعنی مسافر نہ) ہو۔
2. بقرہ عید کے دنوں میں (یعنی 10 ذوالحجہ کی فجر کا وقت شروع ہونے سے 12 ذوالحجہ کا سورج ڈوبنے تک) قرض کو مائنس کر کے ان میں سے کوئی ایک چیز اس کی ملکیت میں موجود ہو یا اِن دنوں اس کی ملکیت میں آجائے:
ساڑھے سات (7.5) تولہ سونا Gold
یا ساڑھے باون (52.5) تولہ چاندی Silver
یا ساڑھے باون (52.5) تولہ چاندی کی قیمت کے برابر رقم یا پرائز بانڈ
یا اتنی ہی رقم جتنا مال تجارت
یا اتنی ہی رقم جتنا ضرورت سے زیادہ کسی بھی طرح کا سامان
یا مذکورہ چیزوں میں سے کوئی بھی بیان کردہ مقدار کے مطابق نہ ہو مگر ایک سے زیادہ چیزیں موجود ہوں تو ان سب کو آپس میں ملا کر دیکھا جائے گا، اگر ملانے سے ان کی قیمت ساڑھے باون (52.5) تولہ چاندی کی قیمت کے برابر پہنچ جائے تو بھی قربانی واجب ہے۔
نوٹ: اگر گھر میں ایک سے زیادہ افراد بیان کردہ شرطوں پر پورے اترتے ہوں تو ایک قربانی سب کی طرف سے کافی نہیں ہوگی بلکہ ہر ایک پر الگ الگ قربانی واجب ہوگی۔

فضائلِ حجِ بیت اللہ قرآن واحادیث کی روشنی میں

اللہ کے محبوب دانائے غیوب منزہٌ عن العیوب محمد مصطفی ﷺ کا فرمانِ عظمت نشان ہے: ''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے، اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبودِ حقیقی نہیں اور محمد ﷺ اس کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، رمضان کے روزے رکھنا، حج کرنا اور زکاۃ ادا کرنا''۔ دین اسلام میں نماز اور روزہ کے بعد اگر کسی چیز کا کثرت سے ذکر کیا گیا ہے تو وہ ہے حجِ بیت اللہ یعنی اللہ رب العزت کے حضور بنیتِ حج حاضر ہو کر اس کی نعمت کا شکریہ بجا لانا۔ دینِ اسلام کی سب سے اہم اور سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اسلامی سال کا پہلا مہینہ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے لختِ جگر شہید کربلا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی قربانی سے شروع ہوتا ہے جسے ہم اسلامی اصطلاح میں محرم الحرام کہتے ہیں وہیں دوسری جانب اسلامی سال کا آخری مہینہ بھی حضرت ابراہیم و اسماعیل علیہما السلام کی قربانی سے ختم ہوتا ہے جسے ہم ذوالحجہ کے نام سے منسوب کرتے ہیں۔ اور قرآن پاک میں اس بات کا مدلل جواب موجود ہے جیسا کہ فرمانِ باری تعالی ہے:۔ ترجمہ: پھر جب وہ اس کے ساتھ کام کے قابل ہوگیا کہا اے میرے بیٹے میں نے خواب دیکھا کہ میں تجھے ذبح کرتا ہوں اب تو دیکھ تیری کیا رائے ہے کہا اے میرے باپ کیجئے جس بات کا آپ کو حکم ہوتا ہے خدا نے چاہا تو قریب ہے کہ آپ مجھے صابر پائیں گے (کنز الایمان، پ: ۲۳، سورۃ الصافات، آیت: ۱۰۲)۔

شیخ الحدیث والتفسیر مفتی ابو صالح محمد قاسم قادری عطاری مدظلہ العالی اس آیت کے تحت رقم طراز ہیں: اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو فرزند عطا فرمایا، وہ پلتے بڑھتے جب اس عمر تک پہنچ گئے جس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی حاجت اور ضروریات میں ان کے ساتھ کام کرنے کے قابل ہو گئے تو ان سے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا ''اے میرے بیٹے! میں نے خواب دیکھا ہے کہ میں تمہیں ذبح کر رہا ہوں اور انبیاءِ کرام علیہم السلام کے خواب حق ہوتے ہیں اور ان کے افعال اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہوا کرتے ہیں، اب تو دیکھ لے کہ تیری کیا رائے ہے؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ اس لئے کہا تھا کہ ان کے فرزند کو ذبح ہونے سے وحشت نہ ہو اور اللہ تعالیٰ کے حکم کی اطاعت کے لئے رغبت کے ساتھ تیار ہوجائیں، چنانچہ اس فرزند ارجمند نے اللہ تعالیٰ کی رضا پر فدا ہونے کا کمالِ شوق سے اظہار کرتے ہوئے فرمایا ''اے میرے باپ! آپ وہی کریں جس کا آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم دیا جا رہا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو عنقریب آپ مجھے ذبح پر صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔ (صراط الجنان فی تفسیر القرآن، جلد: ۱، صفحہ: ۳۳۲)۔

یہ فیضانِ نظر تھا یا کہ مکتب کی کرامت تھی
سکھائے کس نے اسماعیل کو آدابِ فرزندی

اور دوسری جگہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے: ترجمہ: بیشک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں تو جو اس گھر کا حج یا عمرہ کرے اس پر کچھ گناہ نہیں کہ ان دونوں کے چکر لگائے اور جو کوئی اپنی طرف سے بھلائی کرے تو بیشک اللہ نیکی کا بدلہ دینے والا خبردار ہے۔ (کنز الایمان، پ: ۲، سورۂ بقرہ، آیت: ۱۵۸)۔

حکیم الامّت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ تفسیر نعیمی میں اس آیت کے تحت قلم طراز ہیں: اے مسلمانوں! تم صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنے سے اس لئے نہ ڈرو کہ اس میں مشرکین کی مشابہت یا بت پرستی کا شائبہ ہے ان کفار نے تو بعد میں وہاں بت پرستی شروع کردی یہ پہاڑ تو اول ہی سے اللہ کی نشانیاں ہیں جس سے تمہارے بزرگوں کی قربانی کی یادگاریں قائم ہیں اور یہاں بہت سے دینی کام ہوتے ہیں ان کی عزت و عظمت ذاتی ہے عارضی بتوں کی گندگی سے ان کا جوہر ذاتی کہاں جائے گا خاص خانہ کعبہ میں بھی بت رہے اور بیت اللہ بت خانہ بنا رہا تو کیا اس گندگی سے اس کی عزت گھٹ گئی یا اس کا طواف اور اسکی طرف نماز بت پرستی کی مشابہ ہوگیا نہیں ایسے ہی یہاں بھی سمجھ لو لہٰذا ہم تمہیں آگاہ کرتے ہیں کہ جو بھی بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے ان دونوں پہاڑوں کے درمیان دوڑنے میں اس پر کوئی گناہ نہیں کیونکہ وہ رضاء الٰہی کے لئے یہ کر رہا ہے نہ کہ پوجا کی نیت سے اور رب کا یہ دستور ہے کہ جو کوئی نیت خیر سے کوئی بھی اچھا کام کرے اسے اچھا بدلہ عطا فرماتا ہے۔ ایسے ہی تمہاری یہ سعی بے فائدہ نہ جائے گی۔ (تفسیر نعیمی، جلد: ۲، صفحہ: ۱۰۳)۔

جس طرح قرآنی آیات میں کثرت کے ساتھ صاحب استطاعت کو حج کرنے کا حکم دیا گیا اور بتایا گیا ہے کہ جو لوگ اللہ کی راہ میں خلوص نیت سے حج کرنے کے لیے نکلتے ہیں ان کے گناہ اللہ معاف فرما دیتا ہے اور حج کے بعد گناہوں سے پاک ہو کر اس طرح لوٹتا ہے گویا اس کی ماں نے اسے آج جنم دیا ہے۔ بالکل اسی طرح احادیثِ نبوی ﷺ میں بھی کثرت کے ساتھ حج بیت اللہ کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ تو اب احادیثِ مصطفوی کی روشنی میں فضائل حج سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا کہ اے لوگو! تم پر حج فرض کیا گیا ہے پس تم حج کرو۔ ایک آدمی کہنے لگا اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا ہر سال فرض ہے آپ چپ رہے اس نے تین مرتبہ کہا آپ نے فرمایا اگر میں ہاں کہہ دیتا حج واجب ہوجاتا اور تم اس کی طاقت نہ رکھتے پھر فرمایا جب تک میں تم کو چھوڑوں تم مجھ کو چھوڑ دو پہلے لوگ اپنے نبیوں پر کثرت سے سوالات کرنے اور اختلاف کرنے کی وجہ سے ہلاک ہوگئے جس وقت میں تم کو کسی کام کا حکم دوں جس قدر تم کو طاقت ہو کرو اور جس وقت تم کو کسی بات سے روکوں رک جاؤ۔ (مشکوۃ المصابیح، ج: ۱، صفحہ: ۷۸۵)۔

اسی طرح ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا گیا کون سا عمل افضل ہے فرمایا اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ ایمان لانا، کہا گیا۔ پھر کون سا فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا، کہا گیا پھر کون سا فرمایا مقبول حج (متفق علیہ)

اسی طرح ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ کے لئے حج کرے اور اپنی عورت سے محبت کی باتیں نہ کرنے اور گناہ کا کام نہ کرے وہ لوٹ آتا ہے اور گناہوں سے اس طرح پاک ہوتا ہے گویا اسکی ماں نے اسے آج جنم دیا ہے۔ (متفق علیہ)۔

اسی طرح ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک عمرہ دوسرے عمرے تک درمیانی گناہوں کا کفارہ ہے اور حج مبرور کا بدلہ جنت ہے (رواہ مسلم و بخاری)۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رمضان کے مہینہ میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہوجاتا ہے (رواہ مسلم و بخاری)۔

اسی طرح ابن عباس سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ روحاء میں ایک قافلہ سے ملے آپ نے فرمایا تم کون لوگ ہو؟ انہوں نے کہا ہم مسلمان ہیں، انہوں نے کہا آپ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا میں اللہ کا رسول ہوں۔ ایک عورت نے ایک بچہ آپ کی طرف اٹھایا اور کہا کیا اس کے لئے حج ہے فرمایا ہاں اور اس کا ثواب تیرے لئے ہے۔ (مشکوۃ المصابیح، ج: ۱، ۷۸۶)۔

اسی طرح ابن عباس سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا میری بہن نے حج کی نذر مانی تھی اب وہ مرگئی ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اگر اس پر قرض ہوتا کیا تو اس کو ادا کرتا اس نے کہا ہاں تو رسول اللہ ﷺ فرمایا: اللہ کے قرض کو ادا کر وہ ادا کرنے کا زیادہ حقدار ہے (رواہ مسلم و بخاری)۔

اسی طرح ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی آدمی کسی عورت کے ساتھ خلوت نہ کرے اور کوئی عورت سفر نہ کرے مگر اس کے ساتھ محرم ہو ایک آدمی نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ میں فلاں فلاں جنگ میں لکھ دیا گیا ہوں اور میری بیوی حج کے لئے نکلی ہے آپ نے فرمایا جا اور اپنی بیوی کے ساتھ حج کر (رواہ مسلم و بخاری)۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے جہاد کرنے کی اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے فرمایا تمہارا جہاد حج ہے (متفق علیہ)۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی عورت ایک دن اور رات کی مسافت کا سفر نہ کرے مگر اس کے ساتھ محرم ہو۔ (متفق علیہ)

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے احرام باندھنے کے لئے جگہ مقرر فرمائی ہے۔ اہل مدینہ کے لئے ذوالحلیفہ، اہل شام کے لئے حجفہ، اہل سنجد کے لئے قرن منازل، اہل یمین کے لئے یلملم یہ ان میں رہنے والے لوگوں کے لئے ہیں اور ان لوگوں کے لئے ہیں جو ان پر سے گزریں اور ان میں رہنے والے نہ ہوں اس شخص کے لئے جو حج اور عمرہ کا ارادہ کرے جو شخص ان کے اندر رہتا ہے اس کے لئے احرام باندھنے کی جگہ اس کا گھر ہے اور اسی طرح اور اسی طرح یہاں تک کہ اہل مکہ مکہ سے احرام باندھیں گے (رواہ مسلم و بخاری)۔

ابور ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اہل مدینہ کے احرام باندھنے کی جگہ ذو الحلیفہ ہے اور دوسری راہ سے حجفہ ہے، اہل عراق کے احرام باندھنے کی جگہ ذات عرق ہے، اہل نجد کے احرام باندھنے کی جگہ قرن ہے اور اہل یمین کی یلملم ہے (رواہ مسلم)۔

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چار مرتبہ عمرہ کی تمام عمر سے ذوالقعدہ میں کئے مگر وہ عمرہ جو آپ نے حج کے ساتھ کیا۔ ایک عمرہ حدیبیہ سے ذی قعدہ میں، دوسرا عمرہ آئندہ سال ذی قعدہ میں، ایک عمرہ جعرانہ سے جہاں حنین کی غنیمتیں تقسیم کیں ذوالقعدہ میں اور ایک عمرہ حج کے ساتھ۔ (رواہ مسلم و بخاری)

براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حج کرنے سے پہلے دو مرتبہ ذوالقعدہ میں عمرہ کیا۔ (مشکوۃ المصابیح، ج: ۱ صفحہ: ۷۸۸)۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کیا ہے۔ اقرع بن حابس کھڑا ہوا اس نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ کیا ہر سال فرض ہے آپ نے فرمایا اگر میں ہاں کہہ دیتا فرض ہوجاتا اگر فرض ہوجاتا تم اس پر عمل نہیں کر سکتے تھے اور نہ تم کو اس بات کی طاقت تھی حج فرض ایک مرتبہ ہے جو زیادہ کرتا ہے وہ نفل ہے۔ (رواہ احمد، نسائی و دارمی)۔

بقیہ صفحہ ۳ پر

ہفت روزہ
دی انڈین
مسلم ٹائمز ممبئی
جلد نمبر 28 شمارہ نمبر 01
پرنٹر پبلیشر ایڈیٹر عبد الکریم
بھارت لیتھو پریس فارس روڈ ممبئی ۸ سے چھپوا کر ۵۲/ڈونتاڈ اسٹریٹ ممبئی ۹ سے شائع کیا۔
سالانہ ممبرشپ
۲۰۰/روپیے
مالک: عبد الغفار رضوی
ٹیلی فون: 022-23454585

مسلم ٹائمز کے خریدار بنیئے
ہفت روزہ مسلم ٹائمز جو مسلسل کئی سال سے کام یابی کے ساتھ شائع ہو رہا ہے اور قارئین سے داد و تحسین وصول کر رہا ہے۔ جس میں مذہبی، ملّی، ملکی خبریں و مضامین شائع کیے جاتے ہیں۔ مسلم ٹائمز اخبار کے ممبر بنئے اور اپنی معلومات میں اضافہ کیجیے۔ آج ہی مسلم ٹائمز کے دفتر سے رابطہ قائم کریں۔
سالانہ فیس 200 روپیے
پتہ: دی انڈین مسلم ٹائمز، ۵۲، ڈونٹاڈ اسٹریٹ، کھڑک ممبئی۔۹، فون: 022-23454585

گھر بیٹھے
ہفتہ روزہ مسلم ٹائمز
منگوایئے صرف اور صرف
سالانہ فیس
200
روپے
آپ کا محبوب اخبار آپ کے ہاتھ میں

قربانی اور اس کا فلسفہ

از: مفتی محمد عبدالمبین نعمانی قادری

قرآن پاک میں رب عزوجل نے قربانی کے جانوروں کو شعائر اللہ میں شمار فرمایا ہے، اور شعائر اللہ کی بڑی فضیلت ہے۔ ارشاد ہے: وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآىِٕرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِیْهَا خَیْرٌ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَیْهَا صَوَآفَّ فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ كَذٰلِكَ سَخَّرْنٰهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ۔ (سورہ حج: ۲۲/ ۳۶)

ترجمہ: اور قربانی کے ڈیل دار (بڑے) جانور اونٹ اور گائے ہم نے تمہارے لیے اللہ کی نشانیوں سے کیے، اور تمہارے لیے ان میں بھلائی ہے، تو ان پر اللہ کا نام لو، ایک پاؤں بندھے، تین پاؤں سے کھڑے پھر جب ان کی کروٹیں گر جائیں تو ان میں سے خود کھاؤ اور صبر سے بیٹھنے والے اور بھیک مانگنے والوں کو کھلاؤ، ہم نے یوں ہی ان کو تمھارے بس میں دے دیا کہ تم احسان مانو۔ (کنزالایمان)

اس آیت سے چند باتیں معلوم ہوئیں

(۱) قربانی کے جانور اللہ کی نشانیاں ہیں اور اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کا حکم ہے جیسا کہ فرمایا: وَمَنْ یُّعَظِّمْ شَعَآىِٕرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ۔ (الحج: ۲۲/ ۳۲) ترجمہ: اور جو اللہ کی نشانوں کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کی پرہیزگاری سے ہے۔ قربانی کے جانور کی تعظیم یہ ہے کہ اسے موٹا، تازہ لیا جائے، یا پال کر موٹا تازہ کیا جائے، اس پر سواری نہ کی جائے، اسے مارا نہ جائے، بھوکا پیاسا نہ رکھا جائے۔ اس کا دودھ نہ پیا جائے۔ بلکہ اسے صدقہ کر دیا جائے۔

(۲) قربانی کے جانوروں میں تمہارے لیے بھلائی ہے کہ دنیا میں اس کا گوشت کھاؤ، اس کی کھال سے فائدہ اٹھاؤ اور قیامت میں اس پر اجر و ثواب پاؤ۔

(۳) قربانی کے جانور اسی وقت حلال ہیں جب ان پر ذبح کے وقت اللہ کا نام لیا جائے۔ اگر ذبح کے وقت قصداً اللہ کا نام نہ لیا گیا تو وہ جانور حرام مانا جائے گا۔

(۴) جب جانور ذبح ہو چکے تو اس میں سے حسب منشا خود کھاؤ اور دوسرے ان بھائیوں کو کھلاؤ جو قناعت پسند ہیں، مانگتے پھرتے نہیں اور انھیں بھی دو جو مانگنے والے ہیں، یہ مانگنے والے فقیر ہوں یا غیر فقیر کہ یہ صدقہ واجبہ نہیں مثل فطرہ زکوۃ کے، کہ ایک صدقہ نافلہ ہے۔ لہٰذا کسی کو بھی دیا جا سکتا ہے اور خود کھاؤ کی تقدیم بتا رہی ہے کہ انفاق (خرچ کرنے) میں خود اور اہل و عیال کو مقدم رکھنا چاہیے۔

حدیث میں بھی آیا ہے: ''وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ'' (مسند احمد، حدیث ۱۰۵۱۱، ج ۱۶/ ۳۰۴) اپنے اہل و عیال سے آغاز کرو کہ ان کا حق سب پر مقدم ہے۔

(۵)۔ ''القانع کی تقدیم (پہلے لانا) بتا رہی ہے کہ جو مانگنے والا نہ ہو لیکن ضرورت مند ہو تو صدقے میں اس کا خیال پہلے رکھنا چاہیے کہ مانگنے والا تو دس دروازے جا کر اپنی ضرورت پوری کر لے گا اور جو قانع (قناعت والا) ہو گا وہ بیٹھا انتظار ہی کرتا رہ جائے گا۔

(۶) قربانی کے جانوروں کو اللہ ہی نے ہمارے قابو میں کر دیا ہے جنھیں ہم آسانی سے ذبح کر کے اللہ کے حکم پر عمل کرتے ہیں اور پھر ان سے فائدہ اٹھاتے ہیں، ورنہ قربانی کا حکم ہوتا اور جانور قابو میں نہ ہوتے تو امتثالِ امر (حکم پر عمل کرنا) دشوار ہو جاتا۔

(۷) اللہ نے ان جانوروں کو ہمارے قابو میں کیا ہے تو یہ اس کا احسان ہے۔ لہٰذا اس احسان کا شکریہ بھی ہمارے اوپر واجب ہے۔ اور قربانی کرنا بھی ایک طرح کا شکر ہے۔

(۸) مذکورہ آیت میں قربانی کے جانوروں کو شعائر اللہ کہا گیا ہے اور شعائر اللہ کی تعظیم کا حکم بھی قرآن ہی میں دیا گیا ہے جس سے ثابت ہوا کہ شعار اللہ کی تعظیم عبادت نہیں جیسا کہ بعض لوگوں کو دھوکا ہوا ہے۔ اس لیے اس کی ذرا تفصیل پیش کی جاتی ہے تاکہ شبہات دور ہو جائیں۔

شعائر شعیرہ کی جمع ہے، اس کا معنیٰ ہے، وہ چیز جس سے کسی کی پہچان ہو سکے، اس کو علامت بھی کہتے ہیں اور شعائر اللہ وہ چیزیں ہیں جن سے اللہ یا اللہ کے محبوبوں کی یاد آ سکے۔ اسی لیے ان کی تعظیم کا حکم دیا گیا ہے، گویا شعائر اللہ کی تعظیم اللہ عزوجل ہی کی تعظیم ہے۔

قرآن پاک میں قربانی کے جانوروں کے علاوہ صفا و مروہ دو پہاڑیوں کو بھی شعائر اللہ کہا گیا ہے اور ان کے طواف کو عبادت قرار دیا گیا تو معلوم ہوا کہ شعائر اللہ کی تعظیم عبادت ہے، یعنی تعظیم تو شعائر اللہ کی ہوئی اور عبادت خدا کی۔ لہٰذا شعائر اللہ کی تعظیم کو شعائر اللہ کی عبادت کہنا غلط ہے اور مسلمانوں پر تہمت ہے۔ اور وہ بھی شرک کی، جو بدترین گناہ ہے۔

اور جب اللہ کی ایک بندی اور ایک نبی کی والدہ حضرت ہاجرہ کی دوڑ کی وجہ سے صفا و مروہ کو شعائر اللہ قرار دیا گیا تو اولیاء اللہ اور انبیاے کرام کے مزارات بدرجہ اَولیٰ شعائر اللہ ہیں اور ان کی تعظیم جائز ہی نہیں مطلوب شرع ہے اور ہر وہ چیز جو اولیا و انبیا سے نسبت رکھے شعائر اللہ میں داخل مانی جائے گی۔

سورہ حج میں اللہ عزوجل نے شرک و بت پرستی کی مذمت بیان کی ہے اور اس کے فوراً بعد ارشاد فرمایا: وَمَنْ یُّعَظِّمْ شَعَآىِٕرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ۔ (الحج: ۲۲/ ۳۲) اور اس کے آغاز میں طواف خانہ کعبہ کے بعد فرمایا: وَمَنْ یُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَیْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ۔ (الحج: ۲۲/ ۳۰) ترجمہ: اور جو اللہ کی حرمتوں (قابل احترام چیزوں) کی تعظیم کرے تو وہ اس کے لیے اس کے رب کے یہاں بھلا ہے۔

حرمات اللہ سے مفسرین نے مناسک حج اور دیگر احکام مراد لیے ہیں اور بعض نے بیت اللہ الحرام، مشعر حرام، بلد حرام اور خاص مسجد حرام کو مراد لیا ہے۔ یعنی جو اللہ تعالیٰ کی محترم چیزوں کی تعظیم بجا لاتا ہے اور حدود شرع سے تجاوز نہیں کرتا، اللہ تعالیٰ اسے اس کا اجر و ثواب عطا فرماتا ہے اور اس کے اس عمل کو رائیگاں جانے نہیں دیتا۔ لہٰذا حرمات اللہ اور شعائر اللہ کی تعظیم و اکرام کو حرام و شرک قرار دینا کسی طرح درست نہیں، بلکہ یہ دین میں بدترین درجے کی بدعت اور گمراہی ہے، اور شریعت میں اپنی طرف سے دخل اندازی اور من مانی بھی۔

قربانی میں اجر آخرت اور رضاے رب کی حصول یابی کے ساتھ بہت سے اخلاقی اور سماجی فوائد و برکات بھی ہیں۔ مثلاً:

(۱) قربانی کرنے سے اللہ کی راہ میں خروج کرنے کا جذبہ پروان چڑھتا ہے، بخیلی دور ہوتی ہے، اسی لیے اچھے فربہ جانور کی قربانی کا حکم ہے۔ اور نہایت دبلا پتلا مریل جانوروں کی قربانی جائز نہیں۔

(۲) قربانی میں اقتصادی (معاشی اور مالی) فوائد بھی ہے کہ جب خریدار اچھی قیمت دے کر جانور لیتا ہے تو اس کا نفع بیچنے والوں کو ملتا ہے جس سے ان کی تجارت ترقی کرتی ہے اور خوش حالی میں اضافہ ہوتا ہے اور چوں کہ جانور کی خرید و فروخت کا کام زیادہ تر مسلمان ہی کرتے ہیں اس لیے اس کا فائدہ بھی مسلمانوں ہی کو پہنچتا ہے، قربانی کی یہ بھی ایک بڑی حکمت ہے۔

(۳) قربانی کے جانوروں کی کھال دیگر جانوروں اور عام دن کے ذبیحے کی کھال سے عمدہ مانی جاتی ہے اور زیادہ داموں میں بکتی ہے، اور چوں کہ قربانی کی کھالوں کا صدقہ مسنون ہے اس لیے اس سے بہت سے غریب مسلمانوں کا بھلا ہوتا ہے، دینے والوں کو صدقے کا ثواب ملتا ہے۔ دینی مدارس کو بھی ایک اچھی رقم دستیاب ہو جاتی ہے جس سے ان کے بھاری اخراجات کا بوجھ ہلکا ہوتا ہے اور دینی تعلیم و تربیت کو فروغ ملتا ہے، گویا قربانی دین کے فروغ کا بھی بہت بڑا ذریعہ ہے۔

جو حکم چرم قربانی کا ہے وہی حکم چرم عقیقہ کا بھی ہے جب کہ بیاہ شادی میں یا عام حالات میں جو جانور حلال طریقے سے ذبح کیے جاتے ہیں ان کی کھالوں کے صدقہ کا حکم نہیں ہے، جو جانور کا مالک ہے وہی ان کھالوں کا بھی مالک ہے، بیچ کر جو چاہے کرے، صدقہ کرے یا اپنے مصرف میں لائے، چاہے تو قصاب کو اجرت میں دے، لیکن چرم عقیقہ و قربانی کو اجرت میں نہیں دیا جا سکتا۔

(۴) چرم قربانی یا قربانی کا گوشت غربا و مساکین کو دے کر ان کا دل خوش کیا جاتا ہے، یہ بھی صدقہ کار ثواب ہے۔ اس طرح ان کی دعائیں لی جاتی ہیں، یہ بھی ایک بہت بڑا فائدہ ہے۔ چرم قربانی سے غریب لوگ پیسہ حاصل کر کیاپنی ضروریات پوری کرتے ہیں اور گوشت کو جی بھر کر کھاتے اور دل خوش کرتے ہیں۔ اس طرح قربانی میں ثواب کیساتھ ساتھ اخلاقی و سماجی فوائد بھی مضمر ہیں۔

(۵) چوں کہ قربانی میں بے عیب اور فربہ جانور ذبح کیا جاتا ہے، اس لیے جانور پالنے والے اپنے جانوروں کی دیکھ بھال اور تندرستی پر بھی توجہ دیتے ہیں اور اپنے جانوروں سے بے اعتنائی و لاپرواہی کا برتاؤ نہیں کرتے، گویا قربانی، جانوروں کے حقوق کی پاسداری کی بھی ترغیب دیتی ہے۔

اور اسلام تو جانوروں کی ضروری نگہداشت کا حکم بھی دیتا ہے اور ان پر ظلم کو منع کرتا ہے۔ اسی لیے حکم ہے کہ ایک جانور کے سامنے دوسرا نہ ذبح کیا جائے کہ اس میں اس کی اذیت ہے۔

(۶) قربانی کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ قربانی کرنے سے آدمی کے اندر جرات و بسالت کا مادہ اجاگر ہو جاتا ہے، اور قربانی کے علاوہ دنوں میں بھی اگر کبھی کوئی جانور ذبح کرنا پڑا تو کر سکتا ہے۔ بسا اوقات آدمی ایسی جگہ ہوتا ہے جہاں قصاب یا دوسرا کوئی ذبح کرنے والا نہیں ملتا تو قربانی کرنیکی عادت وہاں کام دے گی۔ مثلاً کسی جنگل میں بھیڑیے وغیرہ کسی درندے نے کسی بھیڑ یا بکری کو کاٹ کر چھوڑ دیا اور جانور تڑپ رہا ہے تو فوراً اس کو ذبح کر کے اس کو اذیت سے بچانا ضروری ہے۔ ورنہ وہ جانور تڑپ کر جان دے دے گا اور پھر اس مردہ جانور کا گوشت بھی حلال نہیں حرام ہو گا اور وہ بھی کسی کام نہیں آئے گا۔

(۷) قرآن سے ثابت ہے کہ قربانی اگلی امتوں اور قوموں میں بھی تھی، لہٰذا آج کوئی دوسرے مذہب کا ماننے والا اسلام پر اعتراض نہیں کر سکتا، نہ یہود و نصاریٰ، نہ ہنود۔ اس کا کافی بیان فتاویٰ رضویہ جلد ہشتم (۸) ص: ۴۴۳، وغیرہ میں ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔

(۸) جانور پالنے والے مسلمان بھی ہوتے ہیں اور غیر مسلم بھی، لہٰذا اس کے ذریعے سے مسلمان کو بھی فائدہ پہنچتا ہے اور غیر مسلموں کو بھی، یوں ہی چرم قربانی سے مختلف قسم کے ساز و سامان بنانے والوں کی تعداد زیادہ تر غیر مسلموں کی ہے۔ لہٰذا اس کا فائدہ مسلمانوں کو کم غیر مسلموں کو زیادہ ہوتا ہے پھر اعتراض کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، اسی کو کہتے ہیں ''گڑ کھائیں، گلگلے سے پرہیز''۔

الغرض قربانی نقل و عقل ہر طرح جائز بلکہ شعائر اسلام سے ہے۔ اہل ایمان اسلام کو چاہیے کہ بطیب خاطر اس پر کاربند رہیں اور دارین میں اجر و ثواب کے مستحق ہوں۔ آمین بجاہ حبیبک سید المرسلین علیہ وآلہ وصحبہ اجمعین۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: جامعہ احسن البرکات---

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص زادراہ اور سواری کا مالک ہے جو اس کو بیت اللہ تک پہنچا دے وہ حج نہ کرے اس پر کوئی فرق نہیں ہے یہ کہ وہ یہودی مرے یا عیسائی اور یہ اس لئے ہے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے اللہ کے واسطے لوگوں پر حج فرض ہے جو شخص اس کی طرف راستہ کی طاقت رکھے (مشکوۃ المصابیح، ج:۱ صفحہ:۷۸۹)۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ضرورۃ (باوجود طاقت رکھنے کے حج نہ کرنا اسلام میں نہیں ہے (مشکوۃ المصابیح، ج:۱ صفحہ:۷۸۹)۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص حج کرنے کا ارادہ کرے وہ جلدی کرے (مشکوۃ المصابیح، ج:۱ صفحہ:۷۸۹)۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پے در پے حج اور عمرہ کرو اس لئے کہ یہ دونوں فقر اور گناہوں کو دور کرتے ہیں جس طرح بھٹی لوہے سونے اور چاندی کی میل دور کر دیتی ہے۔ حج مقبول کا ثواب جنت کے سوا کچھ نہیں ہے (مشکوۃ المصابیح، ج:۱ صفحہ:۷۸۹)

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک آدمی کو سنا وہ لبیک کہتے ہوئے کہ کہہ رہا ہے لبیک شہرمہ کی طرف سے۔ آپ نے فرمایا شہرمہ کون ہے اس نے کہا میرا بھائی ہے یا کہا میرا ایک قریبی عزیز ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو نے اپنی طرف سے حج کر لیا ہے اس نے کہا نہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اپنی طرف سے حج کر لے پھر شہرمہ کی طرف سے حج کرنا۔ (رواہ امام شافعی، ابوداؤد و ابن ماجہ)۔

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا عورتوں پر جہاد ہے؟ فرمایا ہاں ان کا جہاد ایسا ہے جس میں لڑائی نہیں ہے وہ حج اور عمرہ ہے۔

ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے ورایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس شخص کو صبح سے کوئی ظاہری ضرورت یا ظالم بادشاہ یا روکنے والی بیماری نہ روکے پھر وہ حج نہ کرے اور مر جائے وہ چاہے یہودی مرے یا عیسائی۔ (مشکوۃ المصابیح، ج:۱، صفحہ:۷۹۲)۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا حج اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں اگر اس سے دُعا کریں ان کی دُعا قبول کرتا ہے اگر اس سے بخشش طلب کریں ان کو بخش دیتا ہے۔ (مشکوۃ المصابیح، ج:۱، صفحہ:۷۹۲)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص حج کرنے یا عمرہ کرنے یا جہاد کرنے کے لئے نکلا پھر وہ اپنے راستہ میں فوت ہو گیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے حج کرنے والے عمرہ کرنے والے اور جہاد کرنے والے کا ثواب لکھ دیتا ہے۔ (رواہ نسائی، بیہقی فی شعیب الایمان)۔

اس طرح متعدد احادیث میں فضائل حج بیان کیے گئے ہیں۔ تو جو بھی شخص حج کرنے کی قدرت رکھتا ہے اسے چاہئے کہ وہ بیت اللہ کا حج کرے اور اللہ رب العزت کی خوشنودی حاصل کرے اور یقیناً حج کرنے سے سارے گناہ اس طرح جھڑ جاتے ہیں جس طرح ایک سوکھے درخت کو ہلانے کے بعد اس کے پتے جھڑتے ہیں۔ اور ساتھ میں عمرہ کرنے کی نیت بھی کر کے جائیں کیوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد عالی شان ہے: ''من زار قبری وجبت له شفاعتی'' ترجمہ: کہ جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو گئی۔

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ اللہ رب العزت ہر صاحبِ استطاعت کو حج کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں بھی مکہ مکرمہ میں حاضر ہونے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر کی زیارت کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فضیلت ایام ذی الحجہ

ابویعلی و بزار و ابن خُزیمہ و ابن حبان جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ذی الحجہ کے دس دنوں سے کوئی دن اللہ (عزوجل) کے نزدیک افضل نہیں۔ ایک شخص نے عرض کی، یارسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) یہ افضل ہیں یا اتنے دنوں میں اللہ (عزوجل) کی راہ میں جہاد کرنا؟ ارشاد فرمایا: اللہ (عزوجل) کی راہ میں اس تعداد میں جہاد کرنے سے بھی یہ افضل ہیں اور اللہ (عزوجل) کے نزدیک عرفہ سے زیادہ کوئی دن افضل نہیں۔ عرفہ کے دن اللہ تبارک وتعالیٰ آسمانِ دنیا کی طرف خاص تجلّی فرماتا ہے اور زمین والوں کے ساتھ آسمان والوں پر مباہات کرتا، ان سے فرماتا ہے: ''میرے بندوں کو دیکھو کہ پراگندہ سر گرد آلودہ دھوپ کھاتے ہوئے دُور دُور سے میری رحمت کے اُمیدوار حاضر ہوئے تو عرفہ سے زیادہ جہنم سے آزاد ہونے والے کسی دن میں دیکھے نہ گئے۔'' ...... ''مسند أبي يعلى''، الحديث: ۲۰۸۶، ج ۲ ص ۲۹۹۔

اور بیہقی کی روایت میں یہ بھی ہے، کہ اللہ عزوجل ملائکہ سے فرماتا ہے: ''میں تم کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے اُنھیں بخش دیا۔ فرشتے کہتے ہیں، ان میں فلاں وفلاں حرام کام کرنے والے ہیں، اللہ عزوجل فرماتا ہے: میں نے سب کو بخش دیا۔''

نوری مشن کی ۱۴۱ رویں اشاعت ''آثارِ قیامت'' منظر عام پر

تاج الشریعہ کی یہ تصنیف محدثانہ بصیرت کی آئینہ دار اور اصلاحی پیغام سے لبریز ہے

مالیگاؤں: آثار و علاماتِ قیامت سے متعلق احادیث مبارکہ کی توضیح و تشریح کے ضمن میں ''آثارِ قیامت'' حضور تاج الشریعہ علامہ مفتی محمد اختر رضا خان قادری ازہری کی اہم تصنیف ہے۔ جس میں حوالہ جات کی تخریج و تحشیہ کا کام مفتی محمد عبدالرحیم نشترؔ فاروقی (نائب ناظم اعلیٰ: جامعۃ الرضا بریلی شریف) نے انجام دیا۔ ۸۰ رصفحات پر مشتمل اس اہم کتاب کا یہ چوتھا ایڈیشن ہے، جو نوری مشن/ اعلیٰ حضرت ریسرچ سینٹر سے شائع ہوا۔ ازیں قبل بریلی شریف، کراچی وغیرہ سے تین ایڈیشن چھپ چکے ہیں۔ جب کہ انگلش ایڈیشن امام مصطفیٰ رضا ریسرچ سینٹر ڈربن سے مولانا آفتاب قاسم رضوی نے شائع کیا۔

''آثارِ قیامت'' کنز العمال کی ایک حدیث کی تشریح و توضیح پر مشتمل ہے، جس میں ۲۷ رنشانیاں مذکور ہیں۔ مفتی محمد عبدالرحیم نشترؔ فاروقی لکھتے ہیں: "حضور تاج الشریعہ نے جن علامات و آثار کی تشریح و توضیح کی ہے انھیں خاص طور پر ان کی مؤید احادیثِ کریمہ ہی سے واضح فرمایا ہے، اس طرح یہ کتاب ''آثارِ قیامت'' پر مشتمل حدیثوں کا ایک مبسوط اور نادر و دل آویز گلدستہ بن گئی ہے، نیز اس کتاب میں آپ نے ''آثارِ قیامت'' سے متعلق بیشتر ان گوشوں کو آشکار فرمایا ہے جو اب تک عام لوگوں کی نظروں سے اوجھل تھے۔''

استدلال اور علمی مباحث سے کتاب کی معنویت میں اضافہ ہوتا ہے۔ دورانِ مطالعہ کتاب کی جامعیت سے نثر رضا کی خوشبو کا احساس ہوتا ہے۔ حضور تاج الشریعہ اپنی تحقیق و تدقیق میں اعلیٰ حضرت کے جانشین ہیں۔ کتاب ایسی ہے کہ مطالعہ کی میز پر سجائی جائے۔ اس سے جہاں علم و عمل کی شاہراہ روشن ہو گی وہیں درستیِ عقیدہ و اصلاحِ احوال کے ابواب بھی کھلیں گے۔ آخرت کی تیاری کا جذبہ مہیا ہو گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت و اُلفت کی پاکیزہ فضا ہموار ہو گی۔ نوری مشن سے یہ کتاب بلا قیمت مہیا کی گئی ہے۔ مشن کی یہ ۱۴۱ رویں اشاعت ہے جسے مدینہ کتاب گھر مدینہ مسجد مالیگاؤں سے دستی طور پر حاصل کیا جا سکتا ہے، جب کہ پی ڈی ایف فائل کے لیے ان نمبرات پر واٹس ایپ رابطہ کریں:

غلام مصطفیٰ رضوی 9325028586 فرید رضوی 9273574090
معین پٹھان رضوی 7588815888

Postal Regd.NO.MCE/57/2021-2023 R.N.I. NO. 57110/93

THE INDIAN **MUSLIM TIMES** WEEKLY

Office Add.: 52 Dontad Street, 1st Floor, Khadak, Mumbai 400009

VOL: 28 , ISSUE NO: 01 DATE: 26 June to 2 July 2023. Rs.5/-

Email:- mumbai.razaacademy@gmail.com ☎022-23454585

To

مولانا یاسین اختر مصباحی کی اولاد خود کو یتیم نہ سمجھے: رفیق ملت

خالص پور ادری میں منعقد سواد اعظم اہل سنت و جماعت کے نامور عالم مولانا یاسین اختر مصباحی کے لئے تعزیتی اجلاس میں علمائے کرام کا خطاب

نئی دھلی: وطن عزیز ہندوستان کے نامور عالم دین، ممتاز مصنف ومؤرخ اور معروف ومقبول محقق وصحافی مولانا محمد یاسین اختر اعظمی کے فاتحہ چہلم کی مناسبت سے ان کی قبر کے قریب میدان میں کل بروز جمعرات بعد نماز عشا 15 جون کو تعزیتی اجلاس منعقد ہوا جس کی سرپرستی رفیق ملت سید نجیب حیدر قادری برکاتی مارہروی نے اور صدر العلماء علامہ محمد احمد مصباحی نے صدارت فرمائی اور مہمان خصوصی کی حیثیت سے جامعہ اشرفیہ مبارک پور کے سربراہ اعلیٰ مولانا عبد الحفیظ عزیزی مصباحی شریک ہوئے۔ رفیق ملت نے اپنے خطاب میں کہا کہ خانقاہ قادریہ برکاتیہ مارہرہ شریف سے دار القلم قادری مسجد دہلی کے بانی صدر مولانا یاسین اختر مصباحی کے روابط وتعلقات سے دنیا واقف ہے، اس لئے مولانا یاسین اختر مصباحی صاحب کی اولاد اپنے آپ کو ہرگز یتیم نہ سمجھے، وہ ہر مشکل گھڑی میں خانقاہ برکاتیہ کو اپنا معین وخیر خواہ دیکھے گی۔ صدر العلماء نے ماہ نامہ کنز الایمان دہلی کے رئیس التحریر نمبر کی رونمائی کرتے ہوئے کہا کہ مولانا سے میری ساٹھ سالہ پرانی اور مستحکم رفاقت رہی ہے۔ مفتی اشرفیہ مفتی محمد نظام الدین رضوی مصباحی نے کہا کہ انکساری، پائیداری، بردباری اور سادگی کی عملی تصویر تھے مولانا یاسین اختر مصباحی اور پوری زندگی سواد اعظم اہل سنت وجماعت کی خدمت کے لئے وقف کردی۔

قاری اشہر عزیزی مبارک پوری نے قرآن کریم کی تلاوت سے اجلاس کا آغاز کیا، قیصر اعظمی نے نظامت کے فرائض انجام دیے، مولانا مسعود احمد برکاتی استاد جامعہ اشرفیہ مبارک پور، ڈاکٹر سید فضل الرحمن چشتی ہمدرد یونیورسٹی، مولانا محمد ظفر الدین برکاتی مصباحی، ڈاکٹر اشرف الکوثر مصباحی دہلی، مولانا عابد رضا مصباحی ادری اور مولانا نور الہدی مصباحی گورکھپور نے مصباحی صاحب کی قلمی تاریخی زندگی کی مختلف خوبیوں پر خطاب کیا۔ صلوۃ وسلام کے بعد سربراہ اعلی صاحب کی دعاؤں پر اجلاس ختم ہوا۔

فاتحہ چہلم میں مولانا عبد المبین نعمانی مصباحی، مولانا بدر عالم مصباحی پرنسپل جامعہ اشرفیہ مبارک پور، مولانا نفیس احمد مصباحی، مولانا اختر حسین فیضی مصباحی، الحاج محمد سعید نوری ممبئی، مفتی محمد مجاہد حسین حبیبی کلکتہ، مولانا عرش محمد برکاتی ادری، مولانا جعفر صادق مصباحی خالص پور، مولانا امجد رضا علیمی دار القلم، محمد ظہیر الدین برکاتی ناظم دار القلم قادری مسجد، مولانا منظر امن مصباحی دہلی اور مولانا عباس رضوی ممبئی وغیرہ سمیت بہت سے مقامی و بیرونی علمائے کرام، خانقاہوں کے سجادگان، مدارس کے صدور، ناظم صاحبان اور نعت خواں حضرات شریک تھے، قل شریف کی محفل میں مفتی صاحب نے دعا کرائی اور سبھی حاضرین کو مصباحی صاحب کی کتابوں کو خریدنے اور پڑھنے کا ناصحانہ مشورہ دیا۔ چہلم کی تقریب اور تعزیتی اجلاس، خالص پور ادری کے دونوں مدرسوں کے اساتذہ وطلبہ اور مقامی نوجوانوں کے زیر انتظام منعقد ہوا جس میں مصباحی صاحب کے تینوں صاحب زادگان محمد نعیم اختر، محمد نسیم اختر اور محمد فہیم اختر کی انتظامی قیادت شامل حال رہی جنھوں نے شدید گرمی کے باوجود بیرونی مہمانوں کی شایان شان قیام وطعام کا بہترین انتظام کیا۔ علمائے کرام کے درمیان بطور تحفہ رئیس التحریر نمبر پیش کیا جب کہ سبھی حاضرین کو المجمع الاسلامی ملت نگر مبارک پور کی جانب سے "شرک کیا ہے؟" نامی کتاب کی دو ہزار کاپیاں تقسیم کی گئیں۔

حضرت مخدوم میناشاہ لکھنوی بھارت میں امن وشانتی کے داعی تھے: راشد علی مینائی

الحاج محمد سعید نوری کی ملک میں امن وامان کیلیے حضرت شاہ مینا لکھنوی کے آستانے پر حاضری

لکھنؤ: ۱۷ر جون ۲۰۲۳ء وطن عزیز کی خوشحالی، امن و امان کی بحالی کی خاطر محافظ ناموس رسالت اسیر مفتئ اعظم الحاج محمد سعید نوری نے شاہ مینا لکھنوی کے آستانے پر حاضری دی جیسا کہ یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ بھارت انگنت زبان کلچر تہذیب وثقافت، مذہب ذات برادری کا دیش ہے ہر کوئی اپنی اپنی تہذیب وثقافت کے تحت اپنی زندگی گزار رہا ہے ہندوستانی آئین نے ہر ہندوستانی کو آزادی کیساتھ زندگی جینے کا ادھیکار دیا ہے یہی وجہ ہے کہ پوری دنیا میں ہندوستان اپنی گنگا جمنی تہذیب کی وجہ سے ایک مثالی ملک قرار دیا جاتا ہے۔ مگر کچھ سالوں سے کثیر المذاہب والا دیش ہندوستان شر پسند عناصر کی بدنظری کا شکار دکھائی دے رہا ہے موجودہ دور میں ہر طرف نفرت کی ہوا بڑی تیزی سے چل رہی ہے جس سے وطن عزیز ہندوستان کی شبیہ داغدار ہورہی ہے عالمی تنظیم رضا اکیڈمی کے سربراہ الحاج محمد سعید نوری سنیچری کی شام پانچ بجے آستانہ حضرت شاہ مینا لکھنوی پہونچے ملک کے امن وامان کے لئے دعائیں کی اس موقع پر اخباری نمائندوں کے سوالوں کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ وطن عزیز میں بڑی تیزی سے نفرت پھیلائی جارہی ہے ہم ملک میں امن وامان کی بحالی کی دعاء کے لئے حضرت شاہ مینا لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ کے آستانے پر حاضر ہوئے ہیں کیونکہ انہیں بزرگوں نے بھارت دیش میں محبت بھائی چارے کے عظیم پیغام کو فروغ دیا ہے آج بھی ان بزرگوں کے آستانوں سے پیار کی گنگا اور محبت کی جمنا بہ رہی ہے نوری صاحب نے مزید کہا کہ ہمارا دیش بین المذاہب کی آماجگاہ ہے یہاں غیرضروری قوانین کی بالکل ضرورت نہیں ہے بحرانی کے اس عالم سے نمٹنے کے لئے حکومت کوئی اقدام نہ کرتے ہوئے غیرضروی قوانین میں لوگوں کو الجھا کر اپنا سیاسی فائدہ حاصل کرنے میں مصروف ہے ملک میں کچھ لوگوں کی ہٹ دھرمی کی وجہ سے یکساں سول کوڈ کی طرف اپنی توجہ مبذول کئے ہوئے ہے جب کہ حکومت کو یہ بات اچھی طرح معلوم ہے کہ ہندوستان مختلف ذات برادری اور دھرم والا ملک ہے ایسے میں یکساں سول کوڈ کا نفاذ ناممکن ہے پھر بھی اپنے ووٹ بینک کو مضبوط کرنے کے لئے اس طرح کی بیجا باتوں کی طرف اپنا پورا دھیان دے رکھا ہے اسے یہ بھی معلوم ہے کہ ہندوستانی اسے دل قبول نہیں کریں گے ایسے میں ہم حکومت سے مطالبہ کریں گے کہ یکساں سول کوڈ کی مانگ کو لیکر چند لوگوں کی باتوں پر توجہ نہ دیتے ہوئے ملک عزیز کے تانے بانے کو مضبوط کرے الحاج محمد سعید نوری صاحب کو آستانہ حضرت مخدوم شاہ مینا لکھنوی کے گدی نشین حضرت راشد علی مینائی نے حاضری دلائی نوری صاحب کے ہمراہ دار العلوم وارثیہ کے سربراہ حضرت مولانا اقبال صاحب صاحب مولانا محمد عباس رضوی مولانا عقیل صاحب حکیم مولانا اصغر زماں خان صاحب حافظ سراج احمد مولانا اسلام قادری مولانا مقبول قادری جناب زبیر خان جناب انوار احمد خان حافظ عبد القادحافظ کاشف قریشی کے علاوہ لکھنؤ شہر کے دیگر علماء کرام موجود رہے

☆☆☆☆☆

قربانی کا مقصد انسانی افکار میں جذبۂ اطاعت الٰہی پیدا کیا جائے

بنگلور: ۲۰ر جون۔ مفتی سید ذبیح اللہ نوری سرپرست امام احمد رضا مومنٹ وصدر بزم رضائے قدسی بنگلور نے ایک پریس کانفرنس میں قربانی کے فضائل ومسائل پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ: حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آیت قرآنی "فصل لربک وانحر" میں "نحر" سے مراد قربانی کے اونٹ اور دوسرے جانوروں کا اللہ تعالی کے نام پر ذبح کرنا ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دس برس تک مدینہ منورہ میں رہے اور برابر قربانی کرتے رہے (جامع ترمذی: ج ر ۱ ص ر ۲۷۷)۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ عید قرباں کے دن حضور ﷺ مدینہ منورہ میں اونٹ یا کسی دوسرے جانور کی قربانی کرتے۔ (سنن نسائی: ص ر ۲۰۲) حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ہر صاحب نصاب پر سال میں ایک قربانی واجب ہے۔ (ابن ماجہ: ص ر ۲۲۶)

قربانی ایک ایسا عمل ہے جو اللہ کریم کی بارگاہ میں بہت زیادہ قبولیت کا درجہ رکھتا ہے۔ اس کا سب سے بڑا مقصد یہ ہے کہ انسانی افکار میں جذبۂ اطاعت پیدا کیا جائے۔ اس عظیم جذبے کے تحت انسان کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ سال میں ایک مرتبہ اللہ تعالی کی رضا اور خوشنودی کے لئے جانور کو قربان کرے جس سے اس میں حکم خداوندی پر عمل پیرا رہنے کی قوت برقرار رہے۔ قربانی اسلامی شعار ہے ایام قربانی میں قربانی ہی کرے اس کے بدلے میں قیمت وغیرہ نہیں دی جا سکتی۔ اگر کوئی قربانی واجب ہونے کے باوجود نہ کرے تو وہ شخص گناہ کبیرہ کا مرتکب اور اللہ تعالی کے حکم کا نافرمان ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے استطاعت کے باوجود قربانی نہ کی وہ ہماری عیدگاہ کے قریب نہ آئے۔ (ابن ماجہ: ج ر ۲، ص ر ۲۳۲) بکرے وغیرہ میں ایک حصہ اور اونٹ، بقر وبھینس وغیرہ میں سات سات حصہ ہوتے ہیں۔

قربانی کے واجب ہونے کے شرائط: ☆**مسلمان ہونا**: کیونکہ غیر مسلم کے لئے قربانی نہیں ہے۔ ☆**مقیم ہونا**: لہٰذا مسافر پر قربانی کرنا ضروری نہیں البتہ وہ نفلی قربانی کرسکتا ہے۔ ☆**صاحب نصاب ہونا**: صاحب نصاب سے مراد وہ شخص ہے جس کے پاس ساڑھے سات تولہ سونا یا ساڑھے باون تولہ چاندی یا ان میں سے کسی کی قیمت کے برابر ملکیت ہو جو قرض یا حاجت اصلیہ کے علاوہ موجود ہو۔ ☆**بالغ ہونا**: لہٰذا نابالغ بچہ خواہ کتنا ہی مالدار ہو اس پر قربانی کرنا لازم نہیں ہے۔ (ہدایہ شریف: ج ر ۲، فتاوی رضویہ: ج ر ۲۰) اگر کوئی شخص اتنا مقروض ہو کہ اس کے پاس قرض کی ادائیگی کے بعد نصاب کے برابر حاجت اصلیہ سے زائد دولت موجود ہو تو اس پر قربانی واجب ہے ورنہ نہیں۔ ہاں اگر پھر بھی قربانی کرتا ہے تو ثواب کا پورا پورا مستحق ہوگا۔ جس شخص پر قربانی واجب ہے اور قربانی کی بجائے اتنی رقم صدقہ کردے تو اس کی طرف سے واجب کی ادائیگی نہیں ہوگی۔ ہاں البتہ اس صدقے کا ثواب علاحدہ سے ملے گا۔

والدین اور دیگر قرابت داروں کے لئے ایصال ثواب کرنا درست ہے لیکن شرط یہ ہے کہ اپنی ذاتی قربانی کرنے کے ساتھ ساتھ مزید قربانی کرتا ہے تو اس کا ثواب والدین یا قریبی رشتے داروں کو ایصال کرسکتا ہے۔ اگر اپنی قربانی نہیں کرتا اور دوسرے لوگوں کو ایصال ثواب کے لیے ان کی نیت سے قربانی کرتا ہے تو فوت شدہ لوگوں کو ثواب مل جائیگا لیکن یہ خود جس پر شریعت کی طرف سے قربانی واجب ہے اپنی قربانی نہ کرنے کی وجہ سے گناہ کا مرتکب ہوگا۔

درج ذیل عیوب اگر کسی جانور میں پائے جائیں تو اس کی قربانی جائز نہیں: جس جانور میں جنون اس حد تک ہو کہ وہ چرتا بھی نہیں، اتنا کمزور ہو کہ ہڈیوں میں مغز نہ رہا، جانور اندھا ہو یا ایسا کانا جس کا کانا پن ظاہر ہو، ایسا کمزور یا لنگڑا جانور جو قربان گاہ تک خود نہ جاسکے، ایسا بیمار جس کی بیماری ظاہر ہو، جس کے کان یا دم یا چکی تہائی عضو سے زیادہ کٹے ہوئے ہوں، جس جانور کے پیدائشی دونوں کان نہ ہوں یا ایک کان نہ ہو، جس جانور کی تہائی سے زیادہ نظر جاتی رہی، جس کے دانت نہ ہوں یعنی دانت جھڑ گئے ہوں اور وہ گھاس کھانے کی صلاحیت نہ رکھتا ہو، بکری کا ایک تھن کٹا ہوا ہو یا خشک ہو، بقر یا بھینس کے دو تھن کٹے ہوئے ہوں یا خشک ہوں، جس جانور کا علاج کے ذریعے دودھ خشک کردیا گیا ہو، جس جانور کی ناک کٹی ہوئی ہو، خنثی جانور یعنی جس میں نر ومادہ دونوں کی علامتیں ہو، جلالہ جو صرف غلیظ کھاتا ہو، جس جانور کا ایک پاؤں کاٹ لیا گیا ہو، سینگ جڑ تک ٹوٹ گیا اور ابھی زخم نہ بھرا ہو وغیرہ۔

مفتی صاحب موصوف نے مزید کہا کہ مسلمان جانور کے لانے لیجانے میں احتیاط برتیں انھیں عوامی نمائش نہ کرائیں، بازار اور بھیڑ کے علاقوں سے دور رکھیں، گلی کوچوں اور چوراہوں پر نہ باندھیں، غلاظت اور گندگی نہ ہونے دیں، پاکی صفائی کا خاص خیال رکھیں، بچوں کے ہاتھوں میں جانور ہرگز نہ دیں، بعد ذبح راستوں میں گندگی نہ ڈالیں جس کی وجہ سے راہ گیروں کو تکلیف پہنچتی ہو، جانور کے تاجر طرح طرح کے بہانے بناکر جانوروں کی بے جا قیمتیں نہ بڑھائیں جس سے بندگان خدا کو فریضۂ قربانی ادا کرنے میں دشواری پیدا ہو۔ جو اس طرح کرے گا وہ فریضہ قربانی سے روکنے والا اور وہ مستحق عذاب ہوگا۔ مسلمان فضول خرچی سے بچیں بے جا قیمت بڑھا کر جانور خرید وفروخت نہ کریں یہ شرعا درست نہیں۔ شریعت مطہرہ نے جن صحت مند تندرست جانوروں کی قربانی کا حکم دیا انہیں کو کریں اور ملکی قانون کا بھی احترام کریں ممنوعہ جانوروں سے گریز کریں۔ کسی بھی صورت میں قانون کی خلاف ورزی نہ کریں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ موجودہ حکومت جس کو سیکولر برادران وطن اور مسلمانوں کی جملہ تنظیمات نے بھرپور کامیابی کے ساتھ اقتدار سونپا ہے وہ اس کا لحاظ وخیال رکھتے ہوئے آپسی بھائی چارہ کو بڑھاوا دیگی۔ اور ریاست کی ترقی میں نمایاں کردار ادا کرے گی۔

اس موقع پر مولانا ظہیر الدین قادری خطیب مدینہ مسجد مارکیٹ اور صدام بیگ ایڈوکیٹ لیگل ایڈوائزر امام احمد رضا مومنٹ وبزم رضائے قدسی اور جناب سید صادق ارشاد صدر امام احمد رضا مومنٹ نے بھی اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

(شعبۂ نشر واشاعت، امام احمد رضا مومنٹ، بنگلور)

رضا اکیڈمی کے وفد کا دورہ کشمیر اختتام پذیر

اسیر مفتی اعظم ہند بانی رضا اکیڈمی الحاج سعید احمد نوری صاحب نے جموں کشمیر کے لیے رضا اکیڈمی کا ایک وفد بھیجا جس میں ڈاکٹر رئیس احمد رضوی صدر رضا اکیڈمی مالیگاؤں، صدیق سلیم شہزاد سکریٹری رضا اکیڈمی مالیگاؤں، انجینئر جلیس زاہد، ڈاکٹر محمد دانش رضا، حافظ محمد دانیال رضا، محمد دانش صدیقی، CA محمد تابش صدیقی وغیرہ شامل رہے۔ رضا اکیڈمی کا یہ وفد ۱ر جون کو جموں پہوچ کر مولانا مطفر حسین رضوی مہتمم دار العلوم حسینیہ نظامیہ ایجوکیشن اینڈ چیری ٹیبل ٹرسٹ بٹھنڈی جموں کے یہاں قیام پزیر ہوا صبح کو دار العلوم حسینیہ نظامیہ میں وفد کا آنا ہوا۔ دار العلوم کے استاذ وطلبہ نے اس وفد کا پر زور استقبال کیا۔ وفد نے دار العلوم حسینیہ نظامیہ کی تعلیم وتعمیر کا جائزہ لیا اور خوشی کا اظہار فرمایا ساتھ میں اسی وقت دار العلوم میں آئی ہوئی IAS آفسر ارم چوہدری سے ملاقات کی اور ان کو IAS بننے پر مبارکباد پیش کیا اور کنز الایمان بطور تحفہ پیش کیا۔ پھر اگلے دن یہ وفد جموں سے کشمیر کے لیے روانہ ہوا کشمیر پہونچ کر حضرت مولانا ڈاکٹر ترابی صاحب چیرمین دار العلوم کنز الایمان ومولانا عبد الغنی صاحب مہتمم دار العلوم صوت النبی ومفتی محمود صاحب مہتمم دار العلوم نعیمیہ رضویہ وسید بشارت حسین صاحب برکاتی سے ملاقات کی پھر یہ وفد کشمیر کی حسین وادی کا جائزہ لیتے ہوئے لار شریف عرس میں پہونچا جہاں اس وفد کا پُرتپاک استقبال کیا گیا۔ لار شریف کی عرس میں شرکت فرمائی اور سعید احمد نوری صاحب کا پیغام لوگوں تک پہونچا اور مسلک اعلی حضرت پر مضبوطی کے ساتھ قائم رہنے کی تلقین فرمائی اور ساتھ میں رضا اکیڈمی کی طرف سے ۱۰۰۰ر ایک ہزار کنز الایمان کشمیر کی مساجد میں اور لوگوں میں پہونچا، اس وفد نے جموں کشمیر کے بے شمار تعلیمی اداروں کا دورہ کیا بہت سارے علماء کرام ومشائخ عظام اور حکومت کے ذمہ داران سے ملاقات کی، (جیسے دار العلوم مجدد الف ثانی، ادارہ فاطمہ زہراء سدرہ، مفتی شکیل احمد ثقافی، مفتی نذیر احمد قادری، مولانا ذاکر حسین نقشبندی، مولانا فاروق صاحب نعیمی وغیرہم سے ملاقات کی) اور سنیت اور انسانیت کے تحفظ کے متعلق بہت سی باتوں پر تبادلہ خیال کیا۔

ٹمکور میں مفت یونانی میڈیکل کیمپ کا کامیاب انعقاد

ٹمکور ۱۸ جون۔ بروز ہفتہ ۱۷ر جون ۲۰۲۳ء بروز ہفتہ، بمقام نظر آباد مین روڈ، ۲ر واں کراس، ریلوے لائن، ٹمکور میں مفت یونانی میڈیکل کیمپ صبح ۹:۳۰ بجے تا شام ۳:۳۰ بجے زیر اہتمام نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف یونانی میڈیسن، بنگلور اور ڈاکٹر انڈیا چاری ٹیبل ٹرسٹ و دی لائٹ انڈیا فونڈیشن بنگلور کی حمایت میں بہترین انداز میں منعقد ہوا۔ جسمیں یونانی میڈیکل کالج کے ماہر ڈاکٹرس جسمیں ڈاکٹر عابد علی انصاری، ڈاکٹر محمد اعظم، ڈاکٹر عرشیہ سلطانہ، ڈاکٹر محمد حسین شریف، ڈاکٹر فردوس اے نجار، ڈاکٹر ارفع بیگم، ڈاکٹر عفیفہ ناز، ڈاکٹر فریحہ سوسین، ڈاکٹر طوبہ حنیف ذوالفقار، ڈاکٹر شفیع اللہ، ڈاکٹر عائشہ بی کے، پیرا میڈیکل سٹاف میں سائرہ خاتون، سید شب الدین، تسنیم وغیرہ نے ۲۰۰ر سے زائد مریضوں کا مفت بی پی، شوگر جوڑوں کا درد، نزلہ، زکام، کھانسی، بواسیر، ضیق النفس، ہرنیا، ہائیڈروسیل، اور مردوں اور عورتوں کے امراض مخصوصہ کے علاوہ دیگر امراض کا چیک اپ اور مفت دوائی تقسیم کی گئی۔ سید صادق ارشاد، دی لائٹ انڈیا فونڈیشن بنگلور نے ڈاکٹرس ودیگر اسٹاف کا شکریہ ادا کیا۔